اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۱۲۵

قیمت شش ماہی اندرون ہندوستان ۱۲ / قیمت شش ماہی بیرون ہند ۱۶

جلد ۲۳	مورخہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۹۲

فہرست مضامین

سردار احرار کو کرکری خطاب کا جواب

جماعت احمدیہ کے خلاف ڈاکٹر ...

سرائیل کا عجیب و غریب بیان، صفحہ ۲

ریاست ... ہی حدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش، صفحہ ...

مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کو ایڈریس، صفحہ ...

اسلامی ممالک کی خبریں، صفحہ ۸

اشتہارات، صفحہ ۱۰

خبریں، صفحہ ۱۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸۔ فروری۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر و عافیت ہے ؛۔

میجر ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل ملتان ایک ہفتہ کی رخصت پر قادیان تشریف لائے ؛۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر کو دہر گ ضلع سیالکوٹ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ؛۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی لڑکی سعیدہ صاحبہ اہلیہ مولوی عبد السلام صاحب عمر کی صحت اب اچھی ہے۔ اور میاں غلام محمد صاحب اختر کے بچہ حمید احمد کو بھی آرام ہے۔ وہ ان بزرگوں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ان کے بچہ کی صحت کے لئے دعا کی ؛۔

مرکز میں موجودہ مبلغین آج کل تین گھنٹے روزانہ ورزشی ٹریننگ لیتے ہیں۔ اور دو گھنٹے مختلف نظارتوں سے متعلق ضروری کام سیکھتے ہیں ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصلاحِ نفس کیلئے مجاہدہ کی ضرورت

(فرمودہ ۲۰ فروری ۱۹۰۴ء)

"تقوےٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے۔ کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کرے گا۔ تو نفس مر جائے گا۔ اسی لئے کہا گیا ہے موتوا قبل ان تموتوا۔ نفس گھوڑے کی طرح ہوتا ہے اور جو لذت تبتل۔ اور انقطاع میں ہوتی ہے۔ اس سے بالکل ناآشنا ہوتا ہے۔ جب اس پر موت آجائے گی۔ تو چونکہ خلا محال ہے۔ اس لئے دوسری لذات جو تبتل اور انقطاع میں ہوتی ہیں شروع ہو جائیں گی۔ یہی وہ بات ہے جس کی ہماری ساری جماعت کو ہر وقت مشق کرنی چاہیئے۔ جیسے بچے جب تختیوں پر بار بار لکھتے ہیں۔ تو آخر خوش نویس ہو جاتے ہیں۔ والذین جاھدوا فینا میں مجاہدہ سے مراد یہی مشق ہے۔ کہ ایک طرف دعا کرتا ہے۔ دوسری طرف کامل تدبیر کرے۔ تو آخر اللہ تعالےٰ کا فضل آجاتا ہے اور نفس کا جوش و خروش دب جاتا اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جائے۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

مبلغ بلاد عربیہ مولوی اللہ دتا صاحب کی واپسی

مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ر فروری ۱۹۳۶ء بروز جمعرات کراچی پہونچیں گے۔ اور وہاں سے ۲۱ر فروری ۱۹۳۶ء کی شام کو کراچی میل پر روانہ ہو کر رات لاہور ٹھہریں گے۔ اور ۲۳ر فروری ۱۹۳۶ء اتوار کو انشاء اللہ تعالےٰ ۱۲ بجے کی گاڑی سے قادیان پہونچ جائیں گے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نظارت بیت المال کے انسپکٹروں کا دورہ

نظارت بیت المال کے حسب ذیل انسپکٹران دورہ پر بھیجے گئے ہیں۔ عہدہ داران مقامی ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) مولوی مدد خاں صاحب انسپکٹر برائے انجمن ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور

(۲) حکیم محمد فیروز الدین صاحب انسپکٹر برائے انجمن ہائے احمدیہ ضلع امرتسر۔ سیالکوٹ

(۳) حکیم قریشی امیر احمد صاحب انسپکٹر برائے انجمنہائے احمدیہ ضلع لاہور۔ منٹگمری۔ جھنگ

(۴) مولوی محمد عبد العزیز صاحب انسپکٹر برائے انجمنہائے احمدیہ ضلع لائل پور۔ سرگودہا۔

(۵) سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر برائے انجمنہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمبل پور

(۶) چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر برائے انجمن ہائے احمدیہ ضلع ملتان۔ ڈیرہ غازیخاں۔ مظفر گڑھ۔ ریاست بہاولپور

(۷) چوہدری بدر الدین صاحب انسپکٹر برائے انجمنہائے احمدیہ ضلع جالندھر۔ ہوشیارپور

(۸) سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر برائے انجمنہائے احمدیہ ریاست ہائے نابھہ۔ پٹیالہ۔ جیند۔ لدھیانہ۔ انبالہ۔ شیخوپورہ۔ ناظر بیت المال قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ظہور احمد شاہ پاک پٹن (۲) مسٹر عبد الجلیل خان صاحب آف انگلستان لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار منظور الحق قادیان (۳) ہیں

کراچی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اعزاز میں شاندار دعوت

تمام معززین کی شمولیت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر پر اظہار تشکر

ر پورٹر الفضل کا تار

کراچی ۱۸ر فروری۔ ۱۷ر فروری کی صبح کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کسی قدر ناساز تھی لیکن دوپہر سے قبل حضور کی صحت بحال ہو گئی۔ اور حضور احمدیہ مسجد اور کراچی میں احمدیہ نو آبادی کے لئے مناسب جگہ منتخب کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ آٹھ بجے شام مقامی جماعت نے حضور کے اعزاز میں ایک ہوٹل میں دعوت دی۔ جس میں تمام مذاہب کے معزز اصحاب مدعو تھے اس دعوت میں شامل ہونے والے اصحاب میں سے مسٹر حویلی والا صاحب سشن جج بہادر۔ قاضی خدابخش صاحب میئر کراچی کارپوریشن۔ مسٹر ٹیکم داس وادھومل صاحب سابق میئر۔ ڈاکٹر شراف صاحب چیف آفیسر کارپوریشن۔ مسٹر حاتم طیب جی صاحب بیرسٹرایٹ لاء۔ مسٹر اور مسز حاتم علوی سید اسلم صاحب بیرسٹرایٹ لاء۔ سیٹھ شیر اتن سوبٹ صاحب تاجر سردار پرتاپ سنگھ صاحب سیٹھی آنریری مجسٹریٹ۔ مسٹر ڈیوڈ ایڈیٹر ڈیلی گزٹ۔ مسٹر پیتھی ایڈیٹر "آبزرور" ڈاکٹر ہنگورانی پریذیڈنٹ لوکل مہاسبھا۔ پرنسپل رام سہائے پریذیڈنٹ لوکل آریہ سماج اور ڈاکٹر سعید صاحب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

دعوت کے اختتام پر حاجی عبد الکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اردو میں ایڈریس پڑھا۔ جس کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کی وضاحت فرمائی۔ کہ تمام مذاہب خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوئے اور تمام انسان چونکہ اسی کی مخلوق ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ مختلف قومیں ایک دوسری سے برسر پیکار ہوں۔ اور ایک دوسرے کے متعلق نفرت اور عناد کے جذبات کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ حضور نے فرمایا باوجود اس بات کے کہ مجھے اسلام اور احمدیت کی صداقت پر کامل یقین ہے میں نے دوسرے مذاہب کے پیرؤوں کے متعلق کبھی نفرت کے جذبات کو اپنے دل میں جگہ نہیں دی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم ہر برائی سے نفرت کریں۔ ہمیں اپنے ہمسایوں سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ دراں حالیکہ وہ بدعمل ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ وہ ہمدردی کے قابل ہیں۔ نہ نفرت کے لائق۔

حضور نے سندھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا عنقریب آپ کو ایک علیحدہ صوبہ تفویض کیا جانیوالا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ باہمی صلح و اتحاد کا ایک نمونہ قائم کر دیں۔ اور دنیا کو دکھا دیں۔ کہ کس طرح ایک نیا صوبہ پرانے صوبوں کے لئے نمونہ بن سکتا ہے۔ حاضرین نے تقریر کو نہایت توجہ سے سنا۔ اور پرزور نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔ حاضرین حضور کی تقریر پر رطب اللسان تھے۔ جملہ اصحاب نے حضور کے زریں اور ہدایت سے پُر ارشادات پر حضور کی خدمت میں ہدیہ تشکر و امتنان پیش کیا۔

ناظر صاحب امور عامہ جماعت احمدیہ کا تار پوسٹماسٹر صاحب جنرل کی خدمت میں

شکایات کا ازالہ کیا جائے

ڈاک خانہ قادیان کے موجودہ عملہ کے اس رویہ کی نسبت جو اس نے احمدی پبلک کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ جناب ناظر صاحب امور عامہ نے حسب ذیل تار پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ اس کے متعلق ہم اتنا کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ یہ انفرادی حیثیت نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے دیا گیا ہے۔ گویا یہ مطالبہ تمام جماعت احمدیہ کا ہے۔

گذشتہ کئی ماہ سے مقامی ڈاک خانہ قادیان کا عملہ عمداً اور مسلسل طور پر جماعت احمدیہ کی شدید ناراضگی کا موجب بن رہا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات کو تحریری اور زبانی طور پر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ بلکہ وہ معاندانہ کارروائیاں کرنے کے لئے عملہ کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ آپ سے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد شکایات کا ازالہ کیا جائے۔ ورنہ ہم مجبور ہوں گے۔ کہ ڈاکخانہ سے کاروبار کو قطع کرنے کے سوال پر غور کریں۔ ناظر امور عامہ قادیان

ضروری اعلان

ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ ضلع گجرات کی تنظیم کے لئے ضروری ہے۔ کہ ضلع گجرات میں جہاں جہاں بروئے قواعد نیشنل لیگ قائم ہو سکتی ہو۔ یا ہو چکی ہو۔ وہاں کے ممبر اپنے منتخبہ عہدیداران کے ذریعہ لیگ کے ممبران کے نام مع ولدیت اور عمر بالتفصیل لکھ کر جلد سے جلد خاکسار کو بھجوا دیں اور یہ بھی تحریر فرمائیں۔ کہ ان میں سے ممبر کون کون صاحب ہیں۔ اور والنٹیر کون؟ یہ سب تفصیلات جلد سے جلد خاکسار کے پاس مندرجہ ذیل پتہ پر پہونچ جانی چاہئیں۔ تاکہ کام میں جو رکاوٹ قبل ازیں پیدا ہو چکی ہے۔ اس میں اضافہ نہ ہو۔ اس وقت تک جیسا کہ مجھے معلوم ہو سکا ہے۔ ضلع گجرات میں بہت تھوڑے مقامات پر نیشنل لیگیں قائم ہوئی ہیں۔ احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ فوراً نیشنل لیگ کی تشکیل کر کے جلد سے جلد مجھے مطلع فرمائیں۔

ملک عبد الرحمٰن خادم پریذیڈنٹ نیشنل لیگ محلہ چاہ لاں گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

"سردارِ احرار" کو سرکاری خطابات

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کا وُہ فیصلہ جس کی دھجیاں عدالت عالیہ لاہور میں اڑ چکی ہیں۔ اس کے بعض الفاظ لیڈران احرار یہ کہہ کر پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ ایک سرکاری عدالت کا فیصلہ ہے۔ حالانکہ اس فیصلہ کے متعلق اسی سرکار کی بہت بڑی عدالت یہ فیصلہ دے چکی ہے۔ کہ

۱" اس میں بعض جگہ ایسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ جن سے شبہ پڑتا ہے۔ کہ کیا فاضل جج نے پُورے طور پر منصفانہ نگاہ سے معاملہ پر غور کیا ہے۔ اس فیصلہ کا بہت سا حصہ مبالغہ آمیز ہے"۔

۲" اس قسم کی زبان کا استعمال ایک بدقسمتی کی بات ہے۔ اور وُہ اس وجہ سے اور بھی زیادہ قابل افسوس ہے۔ کہ جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ موجودہ وقت کے حالات کا تقاضا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ خصُومات میں مقدمہ کی عدالتی کارروائی۔ اور ان کے فیصلہ جات کی زبان ایسی نہ ہونی چاہیئے۔ کہ وُہ خصُومت اور عداوت کے بڑھانے کا موجب ہو۔ کیونکہ خصُومت وعداوت کا بڑھانا ایک ایسا فعل ہے۔ کہ اگر کوئی دُوسرا اس کا مرتکب ہو۔ تو خود عدالت کا فرض ہے۔ کہ قانون کے ماتحت اسے سزا دے"۔

۳" چیف سکرٹری حکومتِ پنجاب کا حلفیہ بیان ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ بات غلط ہے کہ مقامی حکام گورداسپور نے محمد امین کی موت کے بارے میں کوئی کارروائی نہیں کی"۔

۴" یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جج نے یونہی بلاوجہ اپنا راستہ چھوڑ کر ایک ایسے فریق کے خلاف نکتہ چینی کی ہے۔ جو فریق مقدمہ نہ تھا۔ اور جب شہادت کو دیکھا جاتا ہے۔ تو وُہ بھی ان نتائج کے ثبوت کے لئے بالکل ناکافی ثابت ہوتی ہے"۔

۵" ان فقرات سے جن کے حذف کیے جانے کی درخواست کی گئی ہے۔ فاضل سشن جج کی اس ذہنی کیفیت پر روشنی پڑتی ہے۔ جس سے اس نے مقدمہ میں غور کیا ہے۔ اور یہ شک جو فیصلہ کے بہت سے دُوسرے حصوں کی زبان پیدا کرتی ہے۔ کہ اس مقدمہ میں شہادت کا صحیح موازنہ نہیں کیا گیا مسل کے مطالعہ سے کم نہیں ہوتا"۔

۶" چیف سکرٹری کا حلفیہ بیان اس فیصلہ کے بے بنیاد نتائج کو غلط قرار دیتا ہے"۔

۷" سشن جج کی مندرجہ بالا عبارت کے پہلے جملے میں استکبار و استعلا کے لفظ کا استعمال اس سارے فیصلہ کی زبان کے انداز کے مطابق ہے۔ جو جج نے اس فیصلہ میں استعمال کی ہے"۔

۸ - " بہت بہتر ہوتا۔ کہ زبان حدِ اعتدال کے اندر رکھی جاتی"۔

۹" یہ ریمارک بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ غالبًا یہ کور فیصلہ جات و احکام کے اجرا کے لئے قائم کی گئی تھی"۔

۱۰" یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ ان باتوں میں فاضل جج کو سزا میں تخفیف کرنے کی وجہ کیونکر نظر آ گئی"۔

۱۱" یہ کہنا بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ خلیفہ نے اخبار مباہلہ کے ناشرین کی ہلاکت کی تدبیر کو تکمیل تک پہونچایا"۔

۱۲" اس عبارت کے آخری دو فقرات غیر متعلق۔ غیر ضروری اور دل آزار ہیں"۔

یہ ہیں اس نہایت مفصل فیصلہ کے چند فقرات۔ جو عدالت عالیہ لاہور کے فاضل جج آنریبل کولڈسٹریم نے مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف لکھے اور جن سے ظاہر ہے۔ کہ سشن جج کا فیصلہ عدل وانصاف کی پیشانی پر سیاہ دھبہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور اس کا جلد سے جلد قعر گمنامی میں گم ہونا خود اس کے لئے مفید ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ احرار ابھی تک ایک طرف تو اس فیصلہ کے غلط نتائج کو اپنی حمایت میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کی اشاعت میں معروف ہیں۔ چنانچہ "ترجمان احرار" میں روزانہ اس کا اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ گویا احرار کے لیے سشن جج کا فیصلہ باوجود عدالتِ عالیہ کے ان ریمارکس کے جو اوپر درج کیے گئے ہیں۔ آسمانی وحی کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وُہ ایک سرکاری عدالت نے لکھا ہے۔

ایسی حالت میں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس سرکاری عدالت کی سرکار نے حال میں احرار کے "شیر اسلام حضرت مولانا مظہر علی سردار احرار" (مجاہد ۵ نومبر ۳۵ء) کی اس تقریر کے متعلق جو اس نے کونسل کی چار دیواری کی پناہ میں کی تھی۔ جو فیصلہ صادر کیا ہے۔ اس کے چند الفاظ پیش کر دیئے جائیں۔

حکومتِ پنجاب نے اپنے سرکاری اعلان میں جو ۶ - فروری کو شائع کیا۔ اور تمام اخبارات میں چھپ چکا ہے۔ پہلے تو اپنے وزیر تعلیم آنریبل ملک سر فیروز خاں نون کے وُہ الفاظ درج کیے ہیں۔ جو انہوں نے مسٹر مظہر علی کے بیان کے متعلق اخبارات میں شائع کرائے۔ اور جو یہ ہیں:- "شرمناک دروغ بافی"۔ اس کے بعد ایوان کے آنریبل لیڈر کے وُہ الفاظ پیش کیے ہیں۔ جو اس نے مسٹر مظہر علی کی تقریر کے متعلق کہے۔ اور جو یہ ہیں:-

"یہ تقریر غلط بیانیوں سے لبریز تھی۔ اور یہ غلط بیانیاں اس قدر کثیر اور سنگین تھیں۔ کہ میرے خیال میں ممبر موصوف نے اپنے مقصد کو خود ہی نقصان پہونچایا۔ کیونکہ ان کا کسی دوسرے کو یقین ہی نہیں آ سکتا"۔

پھر حکومت نے اپنی رائے اس تقریر کے متعلق یہ ظاہر کی ہے۔ کہ:-

"یہ خاص بیان جواب زیر بحث ہے۔ صریح طور پر اس درجہ لغو تھا۔ کہ اس کے اندر ہی اس کی تردید مضمر تھی"۔

اور آخر میں یہ فیصلہ صادر کیا ہے۔ کہ:-

"چونکہ مسٹر مظہر علی حکومت کے ایک وزیر کی عزت پر اتہام آمیز حملے کرنے پر مصر ہیں۔ لہٰذا حکومتِ پنجاب نہایت صراحت کے ساتھ واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ نہ صرف ان کے عائد کردہ الزامات بے بنیاد ہیں۔ بلکہ مسٹر مظہر علی کا وُہ بیان بھی جسے سرکاری رپورٹر نے قلم بند کیا۔ اسی طرح صداقت سے معرا ہے۔ جو انہوں نے لیجسلیٹو کونسل میں بدیں مفاد دیا کہ حکومت کے ایک رکن نے سول نافرمانی کی حوصلہ افزائی کی ہے"۔

سرکاری اعلان کے ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ احرار کے "حضرت مولانا" "شیر اسلام" اور جنرل سکرٹری کو سرکار والا مدار کی طرف سے شرمناک دروغ بافی کرنے والا۔ کثیر اور سنگین غلط بیانیاں کرنے والا۔ صریح طور پر لغو بیان شائع کرنے والا۔ بے بنیاد الزامات لگانے والا۔ صداقت سے معرا باتیں کرنے والا قرار دیا گیا ہے۔ اب اگر سرکار کی ایک معمولی عدالت کا فیصلہ باوجود عدالتِ عالیہ کے سخت ریمارکس کے احرار کے نزدیک کچھ وقعت رکھتا ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ خود سرکار نے جن خطابات سے ان کے بہت بڑے لیڈر اور راہنما کو سرفراز کیا ہے۔ ان کو بہت بڑی اہمیت حاصل نہ ہو۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت پر بھی احرار کی اصل حقیقت اس وقت کھُلی ہے جب احرار نے براہ راست حکومت کے ایک اعلےٰ رکن کو اپنا نشانہ بنایا۔ اس وقت حکومت نے ضرورت محسُوس کی۔ کہ اسے ان خطابات سے نوازے۔ جن کا وُہ پُورا پُورا مستحق ہے۔ مگر اس کی اس شخص کو کیا پروا ہو سکتی ہے جس کی گھٹی میں جھوٹ اور کذب پڑا ہُوا ہے دروغ گوئی اور خلاف بیانی کی تعلیم جسے ماں کی گود میں ملی ہے۔ اور افترا پردازی۔ اور الزام تراشی جس کا ذریعۂ معاش ہے۔ حکومت کا فرض اسی جگہ ختم نہیں ہو جاتا۔ کہ ایک مسلمہ دروغ گو کو دروغ گو کہہ دے۔ بلکہ اسے سبق سکھانا بھی اس کے ذمہ ہے۔

جماعت احمدیہ کے خلاف ڈاکٹر سر اقبال کا عجیب و غریب بیان

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

(۱)

گذشتہ سال مئی کی ابتداء میں ڈاکٹر سر اقبال نے بالفاظ اخبار "زمیندار" "مرزائیت اور اسلام کی ہنگامہ خیز آویزش" کے متعلق ایک بیان دیا۔ جو دراصل اس ناکامی و نامرادی پر پردہ ڈالنے کی سعی ناکام تھی۔ جو سر مرزا ظفر علی وغیرہ کو جماعت احمدیہ کی مخالفت اور احرار کی ہمنوائی کر کے حاصل ہوئی اور جس کی تہ میں یہ غرض بھی کارفرما تھی۔ کہ عوام کو شخصیتوں کے اثر و اقتدار سے متاثر کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف اور زیادہ بھڑکانے کی کوشش کی جائے۔ ورنہ جو لوگ ڈاکٹر اقبال کے حالات سے واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ شعر و شاعری کے لحاظ سے تو ان کی قدر کی جا سکتی ہے۔ لیکن مذہبی امور میں ان کی رائے قطعاً درخورِ اعتنا نہیں۔ کیونکہ ان کی عملی زندگی کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس بیان کے متعلق جس میں ڈاکٹر صاحب نے مذہبی ناواقفیت کا نہایت افسوسناک ثبوت پیش کیا تھا۔ "الفضل" نے متعدد نہایت زبردست مضامین شائع کئے۔ لیکن ان میں سے کسی مضمون کی تردید نہ تو ڈاکٹر صاحب کر سکے۔ اور نہ ان کے ہمنواؤں میں سے کسی کو جرأت ہوئی۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا تبصرہ

اسی دوران میں ہندوستان کے مشہور اور ممتاز لیڈر پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ڈاکٹر صاحب کے مضامین کے سیاسی پہلو پر جب نظر کی۔ تو حیرت زدہ ہو گئے۔ اور انہوں نے بھی الموڑہ جیل سے ہی "ماڈرن ریویو" کلکتہ میں ڈاکٹر اقبال کے مضامین پر نہایت دلچسپ تبصرہ کیا۔ اور کئی پرزور اور موثر مضامین لکھے۔ جن میں ڈاکٹر سر اقبال کی خامیوں کا ذکر کیا۔ اور آخر میں نہایت زوردار طریق سے اپنی قلبی حیرت کا بایں الفاظ ذکر کیا کہ:۔

"میرے لئے یہ بات سخت حیرانی کا باعث ہے۔ کہ ہمارے لاکھوں ہمسائے تو نانِ شبینہ تک کو ترستے اور حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن ہم ان کی زبوں حالی کو نذرِ تغافل کر کے فلسفہ اور منطق کی بحثوں میں پڑے ہوئے ان کی روحانی بہبودی کے راگ الاپ رہے ہیں اور زمانۂ حال کے اہم مسائل سے پہلو تہی کر کے زمانۂ ماضی کے مسائل پر فضول بحث کر رہے ہیں۔ جہاں دنیا بھر کے سمجھدار مرد اور عورتیں انسانی بہبودی اور بنی نوع انسان کو خستہ حالی سے نکالنے کے مسائل پر سرگرم فکر ہیں۔ وہاں ہم جنہیں اصلاح اور تبدیلی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ بے فکری سے ان خیالات میں سرگرداں ہیں کہ ہزاروں سال قبل ہمارے آباؤ اجداد کون سے اشغال میں مشغول تھے۔ میں حیران ہوں کہ سر اقبال ایسا شاعر اپنے ماحول کی مضطربانہ کیفیات سے اس درجہ بے حس ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ سر اقبال ایک عالم اور متفکر سلطنتوں کے اندر سلطنتیں قائم کرنے کی خیالی اور وہمی تجاویز پیش کر رہا ہے۔ اور ایک ایسے مجلسی نظام کا حامی ہے۔ جو زمانہ قدیم کو ہی زیب دیتا تھا اور موجودہ زمانے کے لحاظ سے قطعاً ناقابلِ حل ہے"۔

(رسالہ ماڈرن ریویو کلکتہ دسمبر ۱۹۳۵ء)

پنڈت جواہر لال نہرو کے ان مسلسل مضامین کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندوستان کے سنجیدہ مزاج علمی حلقہ میں ایک شور پیدا ہو گیا۔ اور یہ خیال نہایت پختہ ہو گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ڈاکٹر اقبال کے مضامین نہایت مضحکہ خیز اور قطعاً ناقابلِ عمل ہیں:۔

ڈاکٹر اقبال سے مطالبہ

چونکہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مضامین نہ صرف دلائل کی مضبوطی اور بیان کردہ امور کی معقولیت کے لحاظ سے بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ ایک مشہور سیاسی لیڈر نے قلم اٹھایا تھا۔ اس بات کا حق رکھتے تھے۔ کہ ڈاکٹر اقبال اپنی نازندہ غفلت شعاری اور خود فراموشی ترک کر کے اپنی صفائی پیش کرتے۔ اس لئے ہم نے ان کو توجہ دلاتے ہوئے لکھا۔

"پنڈت نہرو ایسا انسان جس مسئلہ پر قلم اٹھائے اس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور ڈاکٹر سر اقبال کا فرض ہے۔ کہ یا تو علی الاعلان اپنے نظریہ کی غلطی کا اقرار کریں۔ یا ان استفسارات کا معقول جواب دیں۔ جو ان سے ہندوستان کے ایک مایۂ ناز سپوت اور بہت بڑے سیاست دان نے کئے ہیں"۔

آخر سر اقبال مجبور ہو گئے۔ کہ مہر خاموشی کو توڑ کر بتائیں۔ کہ انہوں نے کیوں اس قسم کی غیر معقول باتیں لکھیں۔ جن پر ایک دنیا خندہ زن ہے۔ چنانچہ انہوں نے انگریزی میں ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ اب ترجمانِ احرار "مجاہد" میں شائع ہو رہا ہے۔ اور اس وقت تک اس کی پانچ قسطیں نکل چکی ہیں۔ ان مضامین میں ڈاکٹر صاحب نے اپنی سابقہ پست ذہنیت اور دقیانوسیت کا جس عجیب و غریب رنگ میں اعادہ کیا ہے۔ اس پر مختصر تبصرہ کیا جاتا ہے

ڈاکٹر اقبال کو مجبور ہو کر جواب لکھنا پڑا

مضمون کی ابتداء میں ڈاکٹر اقبال نے اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے مضامین کے شائع ہونے کے بعد انہیں مختلف الخیال اور مختلف العقیدہ مسلمانوں کی طرف سے "بے شمار خطوط" موصول ہوئے جن میں انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ میں احمدیت کے متعلق مسلمانانِ ہند کے موجودہ طرزِ عمل کی وضاحت کروں۔ اور بعض نے دریافت کیا۔ کہ میرے نزدیک احمدیت میں خاص نقائص کیا ہیں"

ڈاکٹر اقبال کے ان الفاظ سے اس ہیجان و اضطراب کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔ جو پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مضامین کی وجہ سے ڈاکٹر اقبال کے ہوا خواہوں میں پیدا ہوا۔ لیکن اپنے عندیہ کی وضاحت اور اسے حق بجانب ثابت کرنے میں ڈاکٹر اقبال کو کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ انہوں نے ایسی بودی باتیں بیان کی ہیں۔ جو تعلیم اسلام اور جماعت احمدیہ کے حالات سے معمولی واقفیت رکھنے والے انسان کے نزدیک بھی ان کی علمی بے مائگی کا کھلا ثبوت ہیں:۔

ایک غلط الزام اور اس کی تردید

ڈاکٹر اقبال لکھتے ہیں۔

"قادیانیت کے متعلق میرے بیان نے پنڈت جی اور قادیانیوں کو غالباً اس لئے مضطرب کر دیا ہے۔ کہ وہ مختلف اسباب کی بناء پر ہندوستان میں ان (مسلمانوں) کے سیاسی و مذہبی اتحاد و استحکام کو بنظرِ استحسان نہیں دیکھتے"۔ سر اقبال کا یہ بیان کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کے سیاسی و مذہبی اتحاد و استحکام کو بنظرِ استحسان نہیں دیکھتی۔ اس قدر غلط اور بے بنیاد ہے کہ حالات سے معمولی واقفیت رکھنے والا انسان بھی اس پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے اس بات کے لئے کوشاں ہے کہ مسلمان متحد و متفق ہو کر رہیں۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اختلافِ عقائد کے باوجود اتحادِ عمل کی مسلمانوں کو سب سے پہلے اگر کسی جماعت نے تلقین کی ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے اسکے ثبوت میں اگرچہ متعدد واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں مگر سب سے اہم وہ واقعہ ہے۔ جب آریوں نے علاقہ ملکانہ میں شدھی کی تحریک جاری کی۔ اور مسلمانوں میں اپنے اندرونی اختلافات اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بے کسی اور بے بسی کی وجہ سے سخت اضطراب پیدا ہوا اس وقت جماعت احمدیہ نے تمام مسلمانوں سے متحد ہو کر مقابلہ کرنے کی جو اپیل کی اس کے چند الفاظ یہ ہیں:۔

"باہمی تعاون کے اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمان کی تعریف وُہ ہے۔ جو غیر مذاہب اور مخالفینِ اسلام پیش کریں۔ یعنی باہمی تعاون کے لئے ہم تمام ان لوگوں کو مسلمان سمجھیں گے جن کو عیسائی اور ہندو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور اُن سے ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ جیسا کہ ان کو ایک مسلمان سے کرنا چاہیئے۔ اور گورنمنٹ ان کو مسلمان گردانتی اور شمار کرتی ہے۔ اور اُن سے وَیسا ہی سلوک کرتی ہے۔ اس لئے تمام لوگوں کو خواہ وُہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں، آپس میں ایک جان اور ایک زبان ہو کر مخالف کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ مصیبت کے بادل پھٹ جائیں۔ ہماری مصیبت کی رات دن سے بدل جائے۔ اور دُشمن ہمیشہ کے لئے اسلام کو ہندوستان سے نابود کرنے میں مایُوس ہو جائے"

اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا کہ "اس بات کی کوشش کرنا۔ کہ مسلمانوں کے مختلف فرقے اپنے اپنے مخصوص عقائد کو چھوڑ کر اتحاد کریں۔ بالکل عبث ہے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کی پچھلی ایک سو سال کی تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ مسلمان ہمیشہ اس بات کی کوشش کرتے رہے۔ کہ پہلے وُہ عقائد میں اتحاد پیدا کریں۔ اور مختلف فرقے نابُود ہو کر ایک ہی فرقہ ہو جائے۔ تب وُہ متحد ہو کر کوئی کام کریں گے۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ مسلمان کمزور سے کمزور ہو گئے۔ اور مسلمانوں کے مختلف فرقے ویسے کے ویسے موجُود ہیں۔ بلکہ اختلافات پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اس لئے اگر ہم بغیر سوچے کے اندھا دُھند اس پالیسی پر زور دیتے چلے جائیں۔ تو اس کا نتیجہ پہلے کی طرح خطرناک ثابت ہوگا۔ اور مسلمانوں میں کبھی بھی اتحاد نہ ہوگا۔ لیکن اگر ہم اس بات کو مان لیں۔ کہ ایک شیعہ مختار ہے۔ کہ وُہ اپنی خصُوصیات کو قائم رکھتے ہُوئے اسلام کا خادم ہو۔ اور ایک حنفی حنفیت کی خصُوصیات کو قائم رکھے۔ اور پھر اسلام کا خادم بھی ہو۔ اور اسی طرح تمام فرقے اپنی اپنی خصوصیات کو قائم رکھ کر کم از کم مشترکہ امُور میں متحد ہو کر اسلام کی خدمت کریں۔ تو یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو علاوہ معقول ہونے کے قابلِ عمل بھی ہے"

غرض جماعت احمدیہ ہی وُہ جماعت ہے جس نے مسلمانانِ ہند کو اختلافِ عقائد کے باوجود اتحادِ عمل کی دعوت دی۔ اور کہا۔ کہ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینۂ منورہ کی حفاظت کے لئے مشرکین اور یہود سے تحریری معاہدہ کر لیا تھا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مُسلمان مل کر اور اختلافِ عقائد کو بالائے طاق رکھ کر دُشمنانِ اسلام کا دفاع نہیں کرتے اور اتحاد و اتفاق جیسی نعمت سے محرُوم بیٹھے ہیں۔

وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہُوئے سوائے ان لوگوں کے جن کے دلوں کے کینہ کو اسلام کی نازک ترین حالت بھی دُور نہ کر سکی۔ عام طور پر اس اپیل پر لبیک کہا گیا۔ اور اس کے بعد میدانِ ارتداد میں جماعت احمدیہ کے سینکڑوں مجاہدین نے حفاظتِ اسلام کے متعلق جو خدمات سر انجام دیں۔ ان کا تمام ہندوستان میں غلغلہ مچ گیا۔ اور قریباً تمام مُسلمان اخبارات نے ان کا فراخ دلی سے اعتراف کیا۔

پس جماعت احمدیہ کے متعلق یہ کہنا کہ وُہ مسلمانوں کے سیاسی و مذہبی اتحاد و استحکام کو بنظرِ استحسان نہیں دیکھتی۔ اتنی بڑی غلط بیانی ہے جس کا ارتکاب کوئی معقول انسان نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اس کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اس کی نسبت بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وُہ اپنے سینہ میں جماعت احمدیہ کے متعلق کس قدر کینہ رکھتا ہے۔

ڈاکٹر اقبال دقیانوسیت کی حمایت میں

سر اقبال نے اپنے سابقہ مضمون میں ایک موقعہ پر لکھا تھا۔

"میں راسخ العقیدہ ہندُوؤں کا یہ مطالبہ کہ جدید آئین میں انہیں مذہبی مصلحین سے محفوظ رکھا جائے۔ نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ حقیقت میں یہ مطالبہ سب سے پہلے مسلمانوں کو کرنا چاہیئے تھا"

اور پھر اس کی مزید تشریح یوں کی تھی۔ کہ "ہندوستان میں موجُودہ آزاد خیالی کی بناء پر مذہبی مجتہدین کی حوصلہ افزائی لوگوں کو مذہب سے زیادہ سے زیادہ بے اعتنا رہا رہی ہے۔ اور اگر یہی کیفیت رہی۔ تو بالآخر نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان کی قومی زندگی سے مذہب جیسی اہم اور ضروری چیز بالکل نابُود ہو جائے گی۔ اور ہندوستانی دماغ مذہب کی بجائے کوئی اور بدل تلاش کرنے لگے گا۔ جو لازماً دہریت اور مادہ پرستی ہوگا۔ جو اس وقت روس میں رائج ہے"

اس خیال کی لغویت ثابت کرتے ہُوئے پنڈت جواہر لال صاحب نے لکھا:۔ ہر قسم کے مصلحین کی اصلاحی مساعی کو دبا دینے کے متعلق ڈاکٹر اقبال کا وُہی رویّہ ہے۔ جو ہندُوؤں میں سناتنی فرقہ کا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ ہندوستان میں مذہبی حقوق و رسوم کا دائرہ اس قدر وسیع ہے۔ کہ شاید ہی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا ہو۔ جس کو مذہب کے ساتھ نہ گانٹھا جا سکے۔ ایسی صورت میں اُن میں کسی قسم کی مداخلت برداشت نہ کرنے کا صاف الفاظ میں یہ مطلب ہے۔ کہ قدامت پسند بدستور اپنے سابقہ طریقوں سے وابستہ رہیں اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی کی اجازت نہ ہو۔

ڈاکٹر اقبال اور سر آغاخاں

اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر اقبال کے قول کو اُن کے عمل سے غلط ثابت کرتے ہوئے انہوں نے واضح کیا تھا۔ کہ سر آغا خاں بلحاظ مذہبی عقائد۔ اور مذہبی طریقِ عمل کے اُن تمام اعتراضات کا زیادہ واضح نشانہ بن سکتے ہیں۔ جو سر اقبال نے جماعت احمدیہ کے خلاف کئے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے سر اقبال نے آج تک سر آغا خاں اور ان کے پیرووں کو مسلمانوں سے خارج کرنے کا کبھی مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ ان کی قیادت اور راہ نمائی کو قابلِ فخر سمجھا ہے۔

اس کے بعد پوچھا گیا تھا۔ کہ سر آغا خاں کی یہ باتیں ڈاکٹر اقبال کے استحکامِ اسلام کے نظریہ کے کہاں تک مطابق ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ان کے استحکامِ اسلام کو کیوں کسی قسم کا ضعف نہیں پہنچتا۔ اور اگر یہ باتیں برداشت کی جا سکتی ہیں۔ تو جماعت احمدیہ کے متعلق ان کا واویلا کیا حقیقت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر اقبال کے اس متضاد طریقِ عمل کو دیکھ کر پنڈت جواہر لال نے لکھا:۔

"میں سخت حیران ہوں۔ کہ میں کس طرح اس مصیبت سے نجات حاصل کروں۔ اور کس طرح سے اپنے شبہات کو دُور کروں۔ کیا سر محمد اقبال مجھے اس گتھی کے سلجھانے میں امداد دیں گے"

ڈاکٹر اقبال کی آئیں بائیں

یہ مطالبہ نہایت زبردست اور نہایت معقول تھا۔ مگر اس کے جواب میں ڈاکٹر اقبال نے صرف ہالینڈ کے دارالسلطنت ایمسٹرڈم سے یہود کے جلیل القدر فلسفی سپائنوزا کے اخراج کی کہانی جو ڈیورنٹ نے بیان کی ہے۔ نقل کرتے ہُوئے بطور نتیجہ لکھ دیا ہے:۔

"چونکہ ایمسٹرڈم میں یہودی بے انتہا اقلیت میں تھے۔ اس لئے وُہ سپائنوزا کو محرکِ انتشار اور قوم میں موجبِ اختلاف تصور کرتے تھے علیٰ ہذا القیاس۔ ہندوستانی مسلمان بھی تحریکِ قادیانیت کو جو تمام دُنیائے اسلام کو کافر سمجھتی ہے۔ اور ان کا معاشرتی بائیکاٹ کر رہی ہے۔ دُنیائے اسلام کی حیاتِ اجتماعی کے لئے یہودیوں کے متعلق سپائنوزا کی مابعد الطبیعات کے مقابلہ میں ہزار درجہ زیادہ خطرناک اور مہلک خیال کرتی ہے"

اس انوکھے اور عجیب و غریب استدلال کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح یہود نے اس وجہ سے کہ وُہ دوسری قوموں کے مقابلہ میں اقلیت میں تھے اپنے مشہور فلسفی سپائنوزا کو ایمسٹرڈم سے نکال دیا تھا۔ اسی طرح مسلمانوں کو حق حاصل ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو اپنے سے الگ کر دیں۔ کیونکہ "تحریکِ قادیانیت تمام دُنیائے اسلام کو کافر سمجھتی ہے۔ اور ان کا معاشرتی بائیکاٹ کر رہی ہے"

ڈاکٹر اقبال اور ان کے ہم نواؤں کو یہود سے یہ خود تجویز کردہ مماثلت مبارک ہو۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ڈاکٹر اقبال۔ اور ان کے ہم خیال مسلمان رُوئے زمین کے تمام مذاہب کے پیروؤں کو کافر نہیں کہتے۔ اور ان سے معاشرتی بائیکاٹ نہیں کئے ہوئے [illegible] ہے۔ تو کیا غیر مسلموں کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ اسلام کو وُہ دنیا میں انتشار پیدا کرنے کا موجب [illegible] ڈاکٹر اقبال اور ان کے [illegible]

ریاست چنبہ میں احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی خفیہ کوشش

ریاست کے ارباب اختیار کے لئے قابل توجہ امر

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی ہے۔ کہ ریاست چنبہ میں احمدیوں کے خلاف ایک نہایت شرانگیز تحریک شروع ہے۔ معلوم ہوا ہے بعض خود غرض لوگوں نے عوام کو دھوکہ دے کر ان سے ایک سفید کاغذ پر دستخط اور انگوٹھے ثبت کرائے ہیں۔ اور سنا جاتا ہے۔ کہ یہ دستخط اور انگوٹھے افراد جماعت کو کسی نہ کسی رنگ میں نقصان پہونچانے کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ مزید برآں احمدیوں کے خلاف بعض جھوٹی اور بے بنیاد باتیں گھڑی جا رہی ہیں۔ جن سے مخالفین کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ ریاست کے ارباب اقتدار کو جماعت احمدیہ کے خلاف متاثر کیا جائے۔ تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ بعض اعلےٰ احکام بھی ہماری توقعات کے خلاف اس قسم کی کارروائیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر ہم ریاست کے ارباب بست و کشاد کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتے ہوئے ان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کی شرارتوں کا سدباب کریں۔ تاکہ غرض پرستوں کے ہاتھوں ریاست کی نیک نامی کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔

ہم پہلے بھی بذریعہ اخبار حکام ریاست کو ان معاملات کی طرف متوجہ کرتے رہے ہیں۔ اور اگرچہ ہمیں اس وقت تک معلوم نہیں ہوا۔ کہ ریاست نے اس قسم کے ناخوشگوار معاملات کو روکنے کے لئے کوئی اقدام کیا ہے۔ تاہم ہمیں امید ہے کہ ان شرارتوں کا قبل اس کے کہ وہ نازیبا صورت اختیار کریں ضرور سدباب کیا جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو مشتعل کرنے کے لئے اس قسم کا اعتراض کیا جاتا ہے۔ ورنہ معترضین خود اس بات کے قائل ہیں۔ کہ آنے والا مسیح جس کے انتظار میں وہ گھڑیاں گن رہے۔ اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف لگائے بیٹھے ہیں۔ جب آئے گا۔ تو جو لوگ اس کا انکار کریں گے۔ وہ نہ صرف کافر ہوں گے۔ بلکہ واجب القتل بھی ہونگے اور انہیں تلوار کے ذریعہ موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اسی طرح ان لوگوں کا غیر مسلموں سے معاشرتی بائیکاٹ تو ہے ہی آپس میں بھی ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے خلاف اسی قسم کی ذہنیت رکھتا ہے۔ چنانچہ سادات اور مغل وغیرہ دوسری اقوام کو اپنی لڑکیاں نہیں دیتے۔ سنی شیعوں کے پیچھے اور شیعہ اہل السنت کی اقتداء میں نمازیں نہیں پڑھتے اور کفر کے فتووں کا تو ایک دوسرے کے متعلق اتنا طومار ہے۔ کہ اسے دیکھ کر انسانی روح کپکپا جاتی ہے۔

پس یہ تمام باتیں ڈاکٹر اقبال اور ان کے ہم خیال مسلمانوں کے اندر موجود ہیں۔ لیکن وہ ان میں سے کسی کو استحکام اسلام کے لئے مضر نہیں سمجھتے۔ مضر سمجھتے ہیں تو جماعت احمدیہ کے وجود کو۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے پر سب سے پہلے غیر احمدی مولویوں نے کفر کا فتوےٰ لگایا اور خود ہی اس حدیث کے مطابق کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے۔ کفر الٹ کر اسی پر آ جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر کہہ کر کافر ہو گئے۔ اور بعض اس لئے کافر ہو گئے کہ انہوں نے ان کفر باز مولویوں کو مسلمان سمجھا کیونکہ یہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی حدیث ہے۔ کہ جو کسی کافر کو مسلمان سمجھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ غرض کفر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مولویوں پر نہیں لگا۔ بلکہ خود مسلمان کہلانے والوں میں سے کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر کہہ کر اور کسی نے کفر کے فتوے لگانے والے مولویوں کو جو بموجب حدیث کافر ہو چکے تھے مسلمان سمجھ کر خود اپنے اندر وجہ کفر پیدا کر کے کافر کا لقب اختیار کر لیا۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو کافر بنانے کے لئے نہیں آئے۔ بلکہ اس لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ کہ اسلام کا وہ سرمدی پیغام پہونچائیں۔ جو غار حرا میں سید الکائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور جس سے نہ صرف مخالفین اسلام بلکہ مسلمانوں کے علماء بھی اس وقت بیگانہ ہو چکے ہیں۔ اور ڈاکٹر اقبال ان کے متعلق شکوہ کرتے ہوئے کہہ چکے ہیں ؎

بے نصیب از حکمت دین نبیؐ
آسمانش تیرہ از بے کوکبی
کم نگاہ و کور ذوق و ہرزہ گرد
ملت از قال و اقولش فرد فرد
مکتب و ملا و اسرار کتاب
کور مادر زاد و نور آفتاب (جاوید نامہ)

ایسی حسرت ناک حالت میں جب کہ کسی قوم کے راہبر کم نگاہ و کور ہو چکے ہوں۔ آسمانی مصلح ہی نجات دے سکتا ہے۔ نہ "علماء" مگر افسوس اتنی معمولی بات کو بھی نہیں سمجھا جاتا۔ اور "مذہبی مصلحین" سے نفور کی تعلیم دے کر اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودی جا رہی ہے۔

نظارت بیت المال کی طرف سے آنریری انسپکٹران کا تقرر

گذشتہ سے پیوستہ

حلقہ جموں

۱۔ بابو عنایت اللہ صاحب اکھنور — ۱۔ جموں ۲۔ اکھنور

حلقہ راولپنڈی

۱۔ منشی نتھا خان صاحب چنگا بنگیال — ۱۔ راولپنڈی

۲۔ بابو محمد سعید صاحب راولپنڈی — ۲۔ چنگا بنگیال

حلقہ کیمبل پور

۱۔ چودہری محمد اکبر خان صاحب مسابس کیمبل پور — ۱۔ بسال ۲۔ کوٹ فتح خان

۲۔ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خاں — ۲۔ کیمبل پور

حلقہ جہلم

۱۔ بابو شاہ عالم صاحب جہلم — ۱۔ احمدی پورہ ۲۔ کالا گجراں

۲۔ چودہری احمد الدین صاحب احمدی پورہ — ۲۔ رہتاس

۳۔ سید فخر اسلام صاحب چکوال — ۳۔ دوالمیال

۴۔ قاضی عبد الرحمن صاحب — ۴۔ چکوال ۲۔ کھیوڑہ

۵ منشی سلطان بخش صاحب کلر کہار — ۵۔ بھوبنیال کلاں

۶۔ مولوی عبد اللہ صاحب مدرس چکوال — ۶۔ کلر کہار ۲۔ رہوکہ

[illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] قادیان

مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کو جماعت احمدیہ سرگودھا کا ایڈریس

مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی امیر جماعت احمدیہ سرگودھا اپنے عہدہ ہیڈ منشی نہر سے جب ریٹائر ہوئے۔ تو جماعت احمدیہ سرگودھا نے ان کے اعزاز میں مسجد احمدیہ میں دعوت چائے دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر احمدی سکھ اور عیسائی اصحاب بھی شامل ہوئے۔ سردار کرتار سنگھ صاحب منشی محکمہ نہر نے ایک نظم پڑھی۔ جس میں مولوی صاحب کے اعلےٰ اخلاق اور کیرکٹر کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی جدائی پر افسوس کا اظہار کیا۔ ایک عیسائی نوجوان مسمی لال دین صاحب نے بھی نظم سنائی جس میں ذکر تھا۔ کہ کس طرح اس نے مولوی صاحب کو بے تعصب اور فیض رساں پایا۔ مولوی صاحب چونکہ کتابت کا فن بھی جانتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اعلان کر رکھا تھا۔ کہ بلا تمیز مذہب و ملت جو بھی یہ ہنر سیکھنا چاہے۔ مفت سیکھ سکتا ہے۔ چنانچہ اس عیسائی نوجوان نے قریباً تیس آدمیوں کا ذکر کیا۔ جو مولوی صاحب سے یہ ہنر سیکھکر باروزگار ہو چکے ہیں۔ غیر احمدی حاضرین نے بھی مولوی صاحب کے اوصافِ حمیدہ کا اعتراف کیا۔ مولوی صاحب نے جواب میں احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت کو نصائح فرمائیں۔ کہ موجودہ شورش میں خصوصیت سے چست ہونے کی ضرورت ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ کے ارشادات پر چلنے کی تلقین کی۔ جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔

جماعت احمدیہ سرگودھا کی طرف سے جو ایڈریس پیش کیا گیا۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

مکرمنا و معظمنا حضرت مولوی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ:۔

ہم ممبرانِ جماعت احمدیہ سرگودھا آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ آپ اپنی ملازمت کا زمانہ نہایت دیانتداری اور خوش اسلوبی سے گزار کر اپنی حسن کارکردگی۔ خوش اخلاقی اور خوش معاملگی اور نیک سلوک کا ملازمانِ سرکار کے واسطے ایک قسم کا ریکارڈ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

مکرم مولوی صاحب! ہمیں خوشی ہے۔ کہ آپ تعلیم احمدیت کا قابل رشک نمونہ ہیں۔ اور ہم نہایت خلوص اور خوشی سے آپ کی خدمت میں عرض کرنے کی عزت چاہتے ہیں۔ کہ آپ پر جماعت احمدیہ سرگودھا کو فخر اور ناز ہے۔ آپ نے اپنے عرصہ ملازمت میں ہر قسم کی آلائشوں سے مجتنب رہ کر ہر قسم کے تعلقات کو جس خوش اسلوبی اور خوش معاملگی سے انجام دیا۔ وہ ملازمانِ سرکار کے واسطے مشعلِ راہ کا کام دیگا۔

جہاں ہم اس امر پر خوش ہیں۔ وہاں اس کا دوسرا پہلو سخت رنجدہ بھی ہے۔ ہم آپ کی جُدائی کو نہایت شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ آپ ہمارے درمیان قریباً تیس سال رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے جنرل سیکرٹری۔ امام الصلوٰۃ۔ خطیب۔ مدرس القرآن و حدیث وغیرہ اور امیر جماعت کے عہدوں پر رہکر جماعت احمدیہ سرگودھا کی جو خدمات انجام دی ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ اسی طرح آپ ہر قسم کی مالی تحریکات۔ ایثار اور اخلاص میں بھی پیش پیش رہے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب! آپ کو باوجود گوناگوں مصروفیتوں کے ہر وقت جماعت کی بہتری کا خیال تھا۔ آپ نے ہر معاملہ میں جماعت کی صحیح راہ نمائی کی۔ آپ اپنے خطبوں اور درسوں میں جماعت کو جو روحانی غذا بہم پہونچاتے رہے ہیں۔ ہم اس کے لئے اخلاص سے شکر گزار ہیں۔

آپ کی قابلیتوں کے تذکرہ کا یہ موقع نہیں۔ تاہم ہم محسوس کر رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ سرگودھا اپنے ایک روشن خیال صائب الرائے۔ اعلےٰ درجہ کے خطیب مدرس قرآن اور ایک عالم کے فیض سے محروم ہو رہی ہے۔

مکرم مولوی صاحب! آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد گرامی کو پورا کر کے دکھایا۔ کہ "ہر احمدی مبلغ ہو" آپ تبلیغ کے لئے خاص معلومات کے مالک تھے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق حاصل ہو۔

مولوی صاحب! اللہ تعالےٰ آپکو توفیق دے۔ کہ آپ احمدیہ لائبریری و ریڈنگ روم اور مہمانخانہ کے قیام کی سکیم کو عملی جامہ پہنانیکے واسطے پھر یہاں تشریف لا کر ہم کو شرف زیارت بخشیں۔ آخر میں ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپکی عمر اور صحت میں برکت ڈالے۔ اور آپ خدمت احمدیت میں پیش از پیش حصہ لیں۔ نیز ہماری استدعا ہے۔ کہ آپ اپنی

ترکی میں ملکی ترقی کی رفتار

استنبول (بذریعہ ڈاک) کچھ عرصہ سے ملک کی مشرقی سرحدات جو روس۔ ایران اور عراق سے ملحق ہیں بہت سی سرگرمیوں کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ ریلوے کے ذریعہ آمد و رفت میں جو کمی ہے اسے پورا کرنے کے لئے نئی سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اور غیر ذی زرع علاقے صاف اور ہموار کر کے آبادی کے قابل بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ فیوضی پاشا دیا بکر ریلوے بہت جلد اقتصادی اور فوجی لحاظ سے دوسری ریلوں میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کر لے گی۔ ملک کے اخبارات حکومت کی ان سرگرمیوں کو بنظر استحسان دیکھتے ہوئے ان پر ہمدردانہ تنقید کر رہے ہیں ان سرگرمیوں سے قبل ہمسایہ طاقتوں سے صلح داشتی کا معاہدہ اور ملک کی فضائی طاقت کے استحکام کے لئے ساڑھے تین ملین سٹرلنگ کی منظوری بھی لوگوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔

الجیریا کی اقتصادی بدحالی

الجیریا کے باشندے جن میں سے اکثریت مسلمانوں کی ہے اس وقت شدید اقتصادی ادبار کا شکار ہو رہے ہیں۔ ملک کی سب سے بڑی زرعی پیداوار گیہوں ہے جس کی فروخت پر لوگوں کی دیگر ضروریات کا انحصار ہے۔ لیکن چونکہ گیہوں کی قیمت نیس سے گر کر چالیس فیصدی تک گر گئی ہے۔ اس لئے لوگ نہایت مشکلات میں ہیں۔ ملک کی دوسری پیداوار مثلاً مختلف قسم کی خرابیں اور لوبا وغیرہ اگرچہ نفع بخش ہیں۔ لیکن چونکہ ان کی پیداوار محدود اور ان کی تجارت میں ترقی مسدود ہے۔ اس لئے ان کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔ ملک کے مختلف حصوں میں مالی زبوں حالی کی وجہ سے فسادات رونما ہو رہے ہیں۔ ملک کی فرانسیسی حکومت اس صورت حالات کے متعلق سخت تشویش کی نظر آتی ہے۔ اور معاملات کو اس طریق سے سلجھانے کی خواہاں ہے۔ کہ امپائر کے دیگر حصوں کی مسلمان جماعتیں اس کے طریق عمل سے ناراض نہ ہوں۔

حجاز ریلوے کی تعمیر کی تجویز

جدہ (بذریعہ ڈاک) ایک اخبار کے نامہ نگار جدہ نے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ شاہ ابن سعود اور برطانوی نمائندوں کے درمیان حال کی گفت و شنید کے دوران میں مسئلہ عقبہ اور خلیج فارس میں برطانوی ہوائی مستقر کے قیام کا سوال مکمل طور پر زیر بحث آ چکا ہے۔

اسلامی ممالک کے دلچسپ کوائف اور اہم خبریں

اس کے علاوہ شاہ ابن سعود نے آئندہ متحدہ اسلامی کانگرس کے پیش نظر حجاز ریلوے کی تعمیر کے سوال پر بھی زور دیا ہے۔ انہوں نے تجویز کی ہے۔ کہ ریلوے کے اجراء کے لئے ایک خالص مسلمانوں کی کمپنی قائم کی جائے۔ تاکہ تمام مسلمان اس سے استفادہ کریں معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے۔ کہ غیر ملکی سرمایہ کو اس میں کوئی دخل نہ ہو۔ انہوں نے اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ ارض مقدس (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ) کو جانے والی سڑک مسلمان زائرین کی جو اس کے اخراجات میں بحصہ رسدی شامل ہوں گے واحد ملکیت ہونی چاہیئے۔

اسلامی ممالک کا اتحاد

میونچ (بذریعہ ڈاک) جرمنی کے نازیوں کا ایک اخبار ایران۔ ترکی۔ عراق اور افغانستان کے باہمی امداد و تعاون کے معاہدہ پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ مشرق قریب کی ان اہم ترین اسلامی سلطنتوں کا اتحاد اسلام کے لئے ایک بہت بڑی کامیابی کے مترادف ہے۔ اخبار مذکور اس اتحاد کے متعلق مزید تنقید کرتا ہوا لکھتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس کار عظیم کی تکمیل میں انگلستان اور روس دونوں نے مدد دی کیونکہ ترکی روس کے زیر اثر ہے۔ اور عراق مکمل طور پر برطانوی اقتدار کے ماتحت ہے۔ دوسری طرف افغانستان اور ایران دونوں علی الترتیب روسی اور برطانوی اثر کے ماتحت ہیں۔

اخبار مذکور اس معاہدہ سے آئندہ کے لئے مشرق قریب میں برطانیہ کے ہمدرد محاذ کے قیام کا تصور کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ کہ روس بھی ان حکومتوں سے دوستانہ تعلقات کی بنا پر چینی ترکستان میں بلا واسطہ داخلہ حاصل کرے گا۔

عراق اور سعودی عرب کے درمیان رشتہ دوستی

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) عراق اور سعودی عرب کے درمیان اتحاد اور باہمی تعاون کا معاہدہ عمل میں لایا جانے والا ہے۔ نوری پاشا السعید عراق کے وزیر خارجہ اس قسم کا معاہدہ سرانجام دینے کے لئے دو تین ماہ کے اندر حجاز جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اسلامی ممالک کے باہمی تعلقات و روابط کے استحکام کے لئے یہ ایک اور اقدام ہے جسے تمام اسلامی حکومتیں پسندیدگی اور استحسان کی نظر سے دیکھتی ہیں۔

اتحاد عرب کانفرنس

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) عرب رہنماؤں نے آئندہ چند مہینوں کے دوران میں ایک متحدہ عرب کانفرنس طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا یہ اقدام عراق کے وزیر اعظم مسٹر یسین پاشا کی حال ہی کی اس تقریر کے نتیجہ میں ہے۔ جس میں انہوں نے کہا کہ عراق نے اتحاد عرب کی تحریک کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ اور اس مقصد کے لئے اہل عراق کی خواہش ہمیشہ غیر متغیر رہی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت عراق نے کانفرنس کے انعقاد اور اس کی کارروائی کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار کر دیا ہے۔

شام کا حکومت عراق کو تحفہ

دمشق۔ ملک شام کے نوجوان نیشنلسٹوں نے تحریک اتحاد عرب سے عراق کی ہمدردی پر اظہار تحسین و تشکر کے طور پر ایک خطیر رقم جمع کی ہے۔ جس سے شام کی طرف سے عراق کے رائل ایئر فورس کو ہدیہ پیش کرنے کے لئے ایک طیارہ خریدا جائے گا۔

ترکی کا جدید پنج سالہ پروگرام

استنبول۔ اگرچہ ترکی کے پہلے پنج سالہ لائحہ عمل کا اختتام نہیں ہوا۔ تاہم دوسری پنج سالہ تجویز کی تشکیل کی جا رہی ہے۔

اس وقت کاغذ کا ایک کارخانہ اور ایک کپڑے کا کارخانہ تعمیر کیا جا چکا ہے۔ دو روئی کے کارخانے بھی تعمیر ہو چکے ہیں سیمنٹ چینی کی اشیاء۔ پٹ سن اور لوہے کی صنعتوں کی ترویج بھی زیر عمل ہے۔ شیشہ۔ گندھک وغیرہ بنانے کے کارخانے قائم ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔

یہ تمام صنعتیں حکومت کے قبضہ میں ہونگی اور جنگ کی صورت میں ایک بہت بڑے قومی سرمایہ کا کام دیں گی۔

معاہدہ بلقان اور حکومت ترکی

انگورہ (بذریعہ ڈاک) اطالوی سفیر نے ترکی حکومت کو ایک عرضداشت ارسال کی تھی۔ جس میں حکومت سے استفسار کیا گیا تھا۔ کہ اطالیہ اور ترکی کے درمیان جو معاہدہ ۱۹۲۸ء میں ہوا اس کے متعلق اب ترکی حکومت کا کیا رویہ ہو گا اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم استنبول نے اطلاع دی ہے۔ کہ حکومت ترکی نے اٹلی کو یہ جواب دیا ہے۔ کہ وہ جمعیتہ اقوام کے معاہدوں کو تمام معاہدوں پر ترجیح دے گی۔ اطالوی خبر رساں ایجنسی نے یہ اطلاع شائع کی ہے۔ کہ وزارت خارجیہ ترکیہ سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ جمعیت اقوام کا رکن ہونے کی حیثیت سے ترکی کا جو معاہدہ اس کے ساتھ ہے۔ وہ میثاق بلقان کے خلاف نہیں ہے۔ اور نہ اس معاہدہ کے خلاف ہے۔ جو اٹلی اور ترکی کے درمیان ہو چکا ہے۔

فسادات شام میں اٹلی کا ہاتھ

پیرس (بذریعہ ڈاک) فرانسیسی اخبارات میں شام کے حالیہ فسادات کے سلسلہ میں اطالوی حکام کے خلاف شدید نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فسادات اطالوی ایجنٹوں کی انگیخت پر جنہوں نے شام اور فلسطین کے فرانسیسی اور برطانوی لوگوں کے خلاف ایک وسیع پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ رونما ہوئے ہیں۔ شام کی قومیت پرست پارٹی کے دفتر پر چھاپہ مار کر فرانسیسی پولیس نے بہت سی دستاویزیں برآمد کی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پارٹی کے لوگوں اور اطالویوں کے درمیان راہ و رسم جاری ہے۔ کچھ عرصہ ہوا اس پارٹی نے شام کے باشندوں سے Green Shirts کے نام سے ایک فسطائی تنظیم قائم کرنے کی اپیل بھی کی تھی۔

حجاز میں نئے دور کا آغاز

مکہ معظمہ (بذریعہ ڈاک) حجاز کو زمانہ حاضرہ کی نعم سے متمتع کرنے کا کام شروع ہے۔ چنانچہ مکہ معظمہ میں بجلی کی روشنی مہیا کرنے کے لئے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ سلطان ابن سعود حجاز کی اقتصادی ترقی کی طرف بھی متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور بہت سی تجاویز کے ساتھ ان امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ پینے کے لئے صاف شفاف پانی کے مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے۔ کھجوروں کا چھلکا اتارنے اور انہیں دیر تک حفاظت سے رکھنے کے لئے ایک کارخانہ کھولا جائے۔ اور مدینہ منورہ میں ایک جدید ہوٹل تعمیر کیا جائے۔ شمال سے آنے والے زائرین کعبہ کو سفر میں

207

ڈاکٹر سر اقبال کی عقل و فہم پر اخبار "انڈین سوشل ریفارمر" کا ماتم

ڈاکٹر سر محمد اقبال نے اپنے تازہ مضمون "اسلام اور احمدازم" میں جن لغو اور غیر معقول خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان پر تبصرہ کرتا ہوا اخبار "انڈین سوشل ریفارمر" لکھتا ہے۔

سر محمد اقبال اپنی خیال آرائی میں اس حد تک چلا گیا ہے۔ کہ وہ کہتا ہے ان دونوں تحریکوں (یعنی بہائی ازم اور احمدیت) کی غیر مسلم شہنشاہیت پرست طاقتوں نے ذاتی اغراض کی بنا پر حوصلہ افزائی کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے روس نے بہائیوں کو عشق آباد میں اپنا پہلا تبلیغی مرکز قائم کرنے کی اجازت دے کر اپنی رواداری کا اظہار کیا۔ اور انگلستان نے احمدیوں کو ووکنگ میں اپنا پہلا تبلیغی مشن قائم کرنے کی اجازت دے کر اسی رواداری کا ثبوت دیا۔ اس امر کا فیصلہ کرنا۔ کہ آیا روس اور انگلستان نے شہنشاہیت کے مصالح کے ماتحت یہ رواداری دکھائی یا فراخ دلی کی بنا پر ہمارے لئے مشکل ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مسجد ووکنگ سے کونسے مفاد شہنشاہیت کی ترویج کی جا رہی ہے تین سال ہوئے صوبجات متحدہ امریکہ میں ایک بہت بڑا بہائیوں کا معبد تعمیر ہوا تھا۔ اس کے متعلق بھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اپنی سرزمین میں غیر مذاہب کی عبادت گاہ کی تعمیر کی اجازت دینے میں صوبجات متحدہ امریکہ کے مد نظر کون مفاد شہنشاہیت تھا؟ معلوم ہوتا ہے سر اقبال باوجود ایک شاعر ہونے کے اس جذبہ اور روح کی تعریف کرنے کی صلاحیت سے عاری ہے۔ جو ہر اس روشنی کا جو اطراف و جوانب سے آتی ہے۔ خیر مقدم کرتی ہے۔ اور اس امر کو قومی وقار کا موجب سمجھتی ہے۔ کہ تلاش حق کے ہر جذبہ کو نوازا جائے۔

شہنشاہیت موجودہ زمانہ میں استعمار پرستی سے مل کر اگرچہ ایک بدنما ڈھنگ اختیار کر چکی ہے تاہم حقیقی شہنشاہیت اتحاد پر ور یکجہتی پیدا کرنیوالی اور رعایا کی فلاح و بہبود کا موجب ہوتی ہے۔ اس قسم کی شہنشاہیت کی مثالیں اشوک اور اکبر میں ملتی ہیں۔ یا ان موّر (Moor) حکمرانوں میں پائی جاتی ہیں جن کے دور میں ہسپانیہ یورپ پر اسکی تاریکی کے زمانہ میں بھی ضیا بار تھا۔ اسی قسم کی شہنشاہیت کی مثال خاقان چین میں بھی ملتی ہے جن کے زمانہ میں مذہب اور صنعت نے بے حد رشد و نما پائی۔ سر اقبال کا خیال ہے کہ رواداری کمزوری کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور عدم رواداری روحانی طاقت کا نشان ہے۔ لیکن مضمون کے آخری حصہ میں سر اقبال اس نظریہ کی خود [illegible] اسلامی تاریخ کے مطابق میں [illegible]

مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے سر فضل حسین نے مسجد شہید گنج کو گرانا منظور کر لیا۔ اور دو دھاری تلوار سے کام لے کر مسلمانوں اور سکھوں کو لڑا دیا۔ سکھ یہ چاہتے تھے۔ کہ مسجد نہ گرے لیکن مسجد گر گئی۔ اور آج تک کوئی یہ نہیں بتلا سکتا۔ کہ مسجد کس نے گرائی۔ گورنمنٹ برطانیہ کے قانون نے مسجد پر سکھوں کا قبضہ کرا دیا۔ اور جب تک انگریز کا قانون۔ اور بندوق ہے۔ مسلمان مسجد کو حاصل نہیں کر سکتے۔ سینکڑوں میل سے چل کر ایک دوست میرے پاس آیا۔ اور اس نے مجھے علیحدہ لے جا کر کہا کہ اگر مسلمان سول نافرمانی کریں تو مسجد مل سکتی ہے مجھے ایک سرکاری افسر نے یہ بتایا ہے میں نے اس کو کہا۔ کہ گورنر پنجاب سے کہو۔ کہ مجھے یعنی مظہر علی کو بتلا دے۔ کہ کس طرح سول نافرمانی کر کے مسجد مل سکتی ہے۔ خدا کی قسم میں سینکڑوں مسلمانوں کو گولیوں سے مروانے کیلئے تیار ہوں۔ اے مسلمانو وہ آواز جو ہمارے کانوں تک پہنچی تم جانتے ہو کس کی آواز تھی وہ سر ظفر اللہ مرزائی کی تھی۔ جب مسجد کو گرا دیا گیا۔ مسلمانو! اب خود سوچ لو کہ مسجد کس نے گرائی ہے۔

(نامہ نگار از کراچی)

"مجاہد" کے دروغگو ایڈیٹر کو ایک تانگہ والا کا چیلنج

اخبار مجاہد مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء میں ایک مراسلہ "الفضل کی خرافات پر محمد بوٹا تانگہ والا کی لعنت" میری طرف منسوب کر کے شائع کیا گیا ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ یہ اعلان بالکل جھوٹ اور کذب بیانی پر مبنی ہے۔ میں نے احرار کو نہ کوئی بیان تحریری دیا ہے اور نہ ہی زبانی مجاہد میں جو کچھ میری طرف منسوب کر کے شائع کیا گیا ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ جھوٹ سے پر ہے۔ اور مجاہد نے یہ سارا بیان خود ہی اپنی طرف سے لکھ دیا ہے۔ در اصل واقعہ وہی ہے جو الفضل مورخہ ۵ فروری میں شائع ہو چکا ہے اور اس کا ایک ایک لفظ درست ہے۔ میں مجاہد کے دروغگو ایڈیٹر کو چیلنج کرتا ہوں کہ اس نے جو کچھ لکھا ہے وہ غلط ہے۔ اگر اسے وہ صحیح ثابت کر دے تو میں اسے دس روپیہ نقد انعام دینے کو طیار ہوں اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے اور ہرگز نہیں کر سکیگا تو لعنت علی الکاذبین

محمد بوٹا (اہل سنت والجماعت) تانگہ ڈرائیور قادیان

مسٹر مظہر علی کی کراچی میں جماعت احمدیہ کے خلاف بے ہودہ سرائی

مسٹر مظہر علی نے ۵ فروری جونا مارکیٹ کراچی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مرزا صاحب نے نبوت کا ڈھکوسلہ کھڑا کر کے مسلمانوں کے خلاف خطرناک کام کیا ہے۔ مرزائی اسلام کی تخریب کر رہے ہیں رسول کے مقابلہ میں رسول کھڑا کر لیا ہے۔ مدینہ کے مقابلہ میں مدینۃ المسیح بنا لیا ہے۔ قرآن اور احادیث کی سخت ہتک کر رہے ہیں۔ مرزائیوں نے حج کو منسوخ کر دیا ہے۔ قادیان میں بزور شمشیر غیر مرزائیوں کے لئے رہنا محال کر دیا گیا ہے۔ ہائے غضب خدا کا کہ قادیان میں قتل ہوتا ہے تو پولیس کہتی ہے کہ گواہ نہیں ملتے۔ قاتل اقبال کرتا ہے۔ مگر پولیس اس کو گرفتار نہیں کرتی۔ اگر کوئی انگریز قادیان میں قتل کیا جاتا تو پھر ہم دیکھتے کہ گورنمنٹ کیسے خاموش رہتی ہے۔ اگر کوئی آدمی برطانیہ کے بادشاہ کے خلاف بغاوت کرے۔ مجسٹریٹ یا کسی جج کے خلاف کوئی حرکت کرے۔ تو گورنمنٹ پھانسی پر چڑھا دیتی ہے۔ اور جیل بھر دیتی ہے۔ مگر گورنمنٹ ہمارے دلوں کو نہیں دیکھتی غلام احمد جیسے کذاب کو نبوت کی گدی پر بٹھایا جاتا ہے۔ ہم مر جائیں گے۔ اپنی اولادوں کو قربان کر دیں گے لیکن نبی کے مقابلہ پر نبی نہ بننے دیں گے۔ اگر قادیان کے مقابلہ میں بقول مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور گورنمنٹ خطرناک طور پر مفلوج ہو چکی ہے۔ تو ہو۔ لیکن ہم مفلوج نہیں ہیں۔ ہم ہندوستان کے کونے کونے میں ایسی آگ لگا دیں گے۔ جس کا سنبھالنا گورنمنٹ کے لئے ناممکن ہو جائیگا۔

اے مسلمانوں وہ کام جو مفتی اور علما نہیں کر سکتے۔ وہ کام کونسل کے ممبر کر سکتے ہیں۔ کونسل کے ممبر اگر مل کر گورنمنٹ کو مجبور کریں۔ تو گورنمنٹ مجبور ہو کر مرزائیوں کو اسلام سے خارج کر دے گی۔ اس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام — چار جلد

روئداد مقدمہ بہاولپور — ۲ جلد

ذکر حبیب — ۱ جلد

مذکورہ بالا ہر سہ کتب چھپ رہی ہیں۔ ان کی سات جلدیں اور ساڑھے تین ہزار صفحہ حجم ہوگا۔ اور قیمت برائے نام صرف ۹ روپے۔ یہ کتابیں کتنی مفید ضروری اور اہم ہیں۔ اس کے متعلق

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ناظر تالیف و تصنیف

کا اعلان ایک گزشتہ پرچہ میں احباب نے پڑھ لیا ہوگا ؛

امید ہے۔ کہ دوست جلد سے جلد ان کے آرڈر بھجوا دیں گے۔ جو دوست للعہ یکمشت نہ دے سکیں۔ ان کے لئے یہ سہولت پیدا کر دی گئی ہے۔ کہ وہ ۸ر ماہوار اپنے ہاں کے سیکرٹری مال کی معرفت ماہ بماہ بھجواتے رہیں ؛

دوستو! یہ نادر موقع ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھاؤ ؛

خاکسار ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

تریاق دماغ یہ دوا دل و دماغ کو بے حد تقویت پہنچاتی ہے اگر امتحان میں اول رہنا ہو۔ اگر بڑا عقلمند بننا ہو۔ اگر جج بیرسٹر اور قانون دان بننا ہو۔ سائنس میں درجہ کمال پر پہنچنا ہو۔ تو تریاق دماغ استعمال کیجئے۔ تریاق دماغ سے کیسا ہی کند ذہن غبی انسان ہو۔ نہایت ذہین بن سکتا ہے دل دماغ کو قوت پہنچانے میں لاثانی دوا ہے جس کا ہزاروں آدمی تجربہ کر چکے ہیں۔ استعمال کر کے دیکھئے۔ اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ستٰٰ تین روپیہ ؛

اکسیر بانجھ وہ بانجھ عورتیں جو اولاد ہونے سے بالکل محروم ہیں۔ اور اس حسرت میں نہایت غمگین ہیں کہ افسوس ہمارے بعد ہماری نسل منقطع ہونے والی ہے۔ وہ ہرگز نہ گھبرائیں۔ بعد شوق یہ دوا استعمال کریں قطعی اولاد پیدا ہوگی۔ ہزارہا بانجھ عورتیں اس دوا سے صاحب اولاد ہو گئیں۔ نہایت مجرب دوا ہے قیمت ستٰٰ تین روپیہ

اکسیر دمہ و کھانسی کیسا ہی پرانا دمہ یا کھانسی ہو۔ اس دوا سے دور ہو جاتا ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتا ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا فائدہ دکھاتی ہے۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ ضرور تجربہ فرمائیے۔ جبکہ آپ تمام دوائیں کر کے تھک چکے ہوں۔ اس وقت (اکسیر دمہ و کھانسی) کو ضرور استعمال فرمائیں قیمت دو روپیہ (عہ) نوٹ۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہو سکتی ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیں ہر مرض کی مجرب دوا منگانے کا پتہ:- **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مہدی خان ولد گامی خاں ذات راجپوت ساکن موضع سڑوعہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے $\frac{2}{36}$-۲۴ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ $\frac{1}{36}$-۳

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ رو لیا ولد روڈا ذات گوجر ساکن موضع مجھوٹ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے $\frac{2}{36}$-۲۴ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ $\frac{2}{36}$-۳

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

[illegible]

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق۔ پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ (پنجاب)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حسن ولد قاسم ذات جٹ انول سکنہ چک ۲۴۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۳/۴/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ذوالفقار وغیرہ نابالغان بذریعہ بہادر شاہ ولد شیخ بہادر ذات نیکوکارہ سکنہ چک ۱۳۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۴/۴/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حیدر ولد محمد ذات سلارہ سکنہ موضع سلارہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۵/۴/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بدھو رام ولد گوردتہ مل ذات گرڈا سکنہ جھنگ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۷/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی پہلوان ولد حاجی سلطان ولد پہلوان ذات گگڑانہ سکنہ گگڑانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۸/۴/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ملک شیر ولد شیر خاں ذات کھوکھر سکنہ لو تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱/۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۱۹/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بیگ ولد دودو ذات سہرا سکنہ بھٹہ چندو تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۴/۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۴/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سلطان محمود ولد محمد دین ذات کھوکھر مخدوم سکنہ لنگر مخدوم تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے، اور بورڈ نے مورخہ ۴/۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رحمان ولد راجہ ذات [illegible] [illegible] زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے، اور بورڈ نے مورخہ ۴/۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سردارا ولد غلام قادر ذات کھوکھر سکنہ پھرو تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۲/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی غلام حسین ولد محمد ذات حجام سکنہ ٹبہ گھل تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رسیدو ولد نور محمد ذات [illegible] سکنہ سیدان تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ [illegible] بورڈ نے مورخہ ۳۱/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ آج اسمبلی میں آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس اینڈ ریلویز ممبر نے ریلوے بجٹ پیش کیا۔ ۳۶-۱۹۳۵ء کا آخری خسارہ ۲ ۳/۴ کروڑ دکھایا گیا ہے۔ ۳۷-۱۹۳۶ء کے لئے بجٹ تجارتی اور فوجی اہمیت کی لائنوں پر ۴ ۱/۲ کروڑ خسارہ ظاہر کرتا ہے۔ ۳۶-۱۹۳۵ء کے خسارے کا ترمیم شدہ تخمینہ ساڑھے چار کروڑ ہے گذشتہ سال خسارہ ۵ کروڑ تھا۔ سرکاری لائینوں کی کل آمدنی ۹۰ کروڑ تک پہنچ جانے کی توقع ہے ۴ ۱/۲ کروڑ کا خسارہ ریزرو فنڈ سے عارضی قرضہ لے کر پورا کیا جائے گا۔ ۳۷-۱۹۳۶ء کے بجٹ کے مطابق ۹۱ ۱/۴ کروڑ آمدنی ہوگی۔ اور کل اخراجات ۶۴ ۱/۲ کروڑ ہونگے۔ خسارہ کو ریزرو فنڈ میں سے پورا کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ ریاست جموں و کشمیر کے آئندہ وزیر اعظم کے تقرر کے سلسلہ میں کئی قسم کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ امیدواران میں سر لیاقت حیات خان کا نام بھی لیا جاتا ہے

رنگون ۱۷ فروری۔ برما لیجسلیٹو کونسل نے تین گھنٹے کی بحث کے بعد برما کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کو مسترد کر دیا۔ مخالف پارٹی کے ارکان نے بل کے استرداد میں زبردست تقریریں کیں

اسمارہ ۱۷ فروری۔ شمالی محاذ پر ایک جنگ میں پانچ ہزار حبشی ہلاک ہوئے اور ۵۰۰ اطالوی ہلاک اور ۱۰۰۰ ہزار مجروح ہوئے

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ مسٹر محمد علی جناح شہید گنج کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے جمعہ کو لاہور پہنچیں گے۔

میڈرڈ ۱۷ فروری۔ آج اشتراکیوں کے ایک بھاری ہجوم نے سیاسی قیدیوں کی عام رہائی کے نعرے لگائے۔ جس پر شہر میں پولیس کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا۔

پشاور ۱۷ فروری۔ آج خان بہادر [illegible] ممبر لیجسلیٹو کونسل صوبہ سرحد کا بعمر ستر سال انتقال ہو گیا۔ گورنر صوبہ سرحد نے حکم دیا۔ کہ صوبہ [illegible] ماتم کے طور پر آج ۱۲ بجے تک بند رہیں۔

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ جھریا کی ایک کان میں حادثہ کے متعلق تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کل ہلاک شدگان کی تعداد ۳۵ ہے ۳۰ کی لاشیں ابھی تک دبی ہوئی ہیں۔

ٹوکیو ۱۷ فروری۔ منگولیا اور مانچوکو کے جاپانی سپاہیوں کے درمیان پھر تصادم ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہزاروں منگول سپاہیوں نے جن کے پاس چار مسلح کاریں تھیں حملہ کر دیا کئی گھنٹے تک جنگ ہوتی رہی۔ آخر کار جاپانیوں نے منگول سپاہیوں کو پسپا کر دیا۔

میڈرڈ ۱۷ فروری۔ سپین کی پارلیمنٹ کے عام انتخابات کے سلسلہ میں انتہا پسند پارٹی اور مخالفین کے درمیان تصادم کے دوران میں تین اشخاص ہلاک ہوئے۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ بحیرہ روم میں باہمی تعاون کی تجاویز کے خلاف اطالوی یادداشت کا برطانیہ نے جواب دیدیا ہے جواب میں لکھا ہے کہ برطانیہ کی پوزیشن وہی ہے۔ جو لیگ کی تعاونی کمیٹی کے نام ارسال کردہ یادداشت میں ظاہر کی گئی ہے اور اس موضوع پر زیادہ خط و کتابت کرنا فضول ہے۔

"البلاغ" قاہرہ رقمطراز ہے کہ مصر کے مطالبات کے جواب میں حکومت برطانیہ نے لکھا کہ حکومت برطانیہ نیک نیتی سے یہ چاہتی ہے کہ مصر و انگلستان کے درمیان تعلقات کا تصفیہ ہو جائے اور اس معاملہ میں ہر وقت گفتگو کرنے کے لئے تیار ہے

نیویارک ۱۷ فروری۔ کینیڈا میں سخت سردی پڑ رہی ہے۔ سردی کے باعث ۳۰ آدمی جم گئے۔ ۹۲ سردی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

ماسکو ۱۷ فروری۔ مشرق بعید میں جو صورت حالات پیدا ہو چکی ہے وہ بدستور جاری ہے۔ جاپان کے فوجی ہوائی جہاز جو اس علاقے میں اترے تھے۔ انہیں نکال دیا گیا ہے۔ یہ [illegible] کے معاملات کی تحقیقات [illegible] لیکن جاپان نے اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

حیدر آباد ۱۷ فروری۔ لالہ گوڈا ورکشاپ میں ہڑتال نازک صورت حالات اختیار کر رہی ہے آج چار سو مزید اشخاص نے کام چھوڑ دیا۔ مسٹر گری نے سر اکبر حیدری ریلوے ممبر سے ہڑتال کے سلسلہ میں ملاقات کی۔ اور تمام حالات کی وضاحت کی۔

لاہور ۱۷ فروری۔ پنجاب کونسل کا اجلاس ۲۴ فروری سے شروع ہوگا۔ چوہدری چھوٹو رام کا تحفظ مقروضین کا مسودہ قانون جو کونسل کے گذشتہ اجلاس میں منظور ہوا تھا۔ دوبارہ پیش ہوگا شہری پارٹی کے ممبر اس کی مخالفت کریں گے۔

کوئٹہ ۱۷ فروری۔ ہفتہ مختتمہ ۸ فروری کے دوران میں ۲۲۵۰۴۵۱۷ روپے کی مالیت کا اسباب برآمد کیا گیا۔ اور ۴۵۲ لاشیں نکالی گئیں۔ اب تک کل ۴۵۸۰۶۹۷۱۷ روپے کا مال و اسباب برآمد کر کے مالکان کے سپرد کیا جا چکا ہے۔

قاہرہ ۱۷ فروری۔ مصری یونیورسٹیوں کے سکولوں میں قیام امن کے لئے گورنمنٹ ایک سپیشل پولیس سکول کھولنے والی ہے۔ تاکہ طلباء آئندہ اس قسم کے فسادات کا جو حال میں رونما ہوئے اعادہ نہ کر سکیں۔

لاہور ۱۷ فروری۔ پروفیسر ملک عنایت اللہ صدر مجلس اتحاد ملت کو مسٹر محمد علی جناح کی طرف سے برقیہ موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ جو قرارداد لاہور کے مسلمانوں نے مجھ پر اظہار اعتماد کی منظور کی ہے۔ میں اس کے لئے مسلمانان لاہور کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ میں مسلمانوں اور حکومت کے درمیان سمجھوتہ کرانے کے لئے اپنی پوری قوت صرف کروں گا۔

لاہور ۱۷ فروری۔ آج ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹر نے مسلمانوں کی طرف سے ۴۴ گواہان اور رائے بہادر دیوان بدری داس نے سکھوں کی طرف سے ۳۱ گواہوں کی فہرست داخل کر دی ہے۔ یہ مقدمہ دیوانی، مسجد شہید گنج میں نماز کی ادائیگی کے حق کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں زیر سماعت ہے اس کے علاوہ مسٹر نور الدین نے بھی اپنے مقدمہ کی جانب سے گواہان کی فہرست داخل کر دی ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۲۴ فروری کو ہوگی۔

روما ۱۷ فروری۔ میکالے کے جنوب میں ابیسینیا کی سرحد پر جو اطالوی فوجیں ۱۱ فروری سے دفاعی کارروائیوں میں منہمک تھیں انہوں نے خونریز جنگ شروع کر دی ہے اور اس وقت شدید جنگ جاری ہے۔

اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" رقمطراز ہے کہ روس کے پاس اس وقت ۱۲ لاکھ کی فوج موجود ہے۔ یہ فوج ہر وقت تیار رہتی ہے۔ تاکہ جرمنی اور جاپان سے جنگ چھڑ جانے کی صورت میں عہدہ برآ ہو سکے۔ روس مزید آبدوز اور جنگی جہاز تیار کرا رہا ہے۔

کلکتہ ۱۷ فروری۔ بنگال کونسل میں اغوا کرنے والوں کو بید زنی کی سزا دئے جانے کا بل ۱۷ کے مقابلہ میں ۶۸ آراء سے پاس ہو گیا

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ ڈاکٹر کھارے ایم ایل اے نے مسٹر چیٹرجی کی بھوک ہڑتال کے متعلق گورنمنٹ کے اعلان کے سلسلہ میں تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دے رکھا تھا۔ مگر مسٹر باردولی رکن اسمبلی کے انتقال کی وجہ سے انہوں نے تحریک پیش نہ کی۔

عدیس آبابا ۱۷ فروری۔ گذشتہ ستمبر سے لے کر اس وقت تک اس قدر بارش کبھی نہیں ہوئی۔ جس قدر کل ہوئی۔ عدیس آبابا میں متواتر ۹ گھنٹے بارش ہوتی رہی۔ ڈیسی کو جانے والی سڑک خراب ہو گئی ہے۔ چند ہفتہ تک موٹر ٹریفک بند رہے گا۔

میرپور خاص ۱۷ فروری۔ سندھ کے ووٹروں نے مطالبہ کیا۔ کہ مسٹر لال چند نولرائے رکن اسمبلی جو مسٹر بی داس کے بل پر تقسیم آراء کے وقت غیر حاضر رہے تھے۔ اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں۔

رنگون ۱۷ فروری۔ برما میں ایک جگہ پہاڑی کا ٹکڑا گر پڑنے سے چار ہندوستانی قلی ہلاک ہو گئے۔

کاراکاس (وینزویلا) اخبارات پر احتساب قائم کرنے کے متعلق حکم کے نفاذ کر [illegible] عام ہڑتال کے اعلان کے بعد فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۶ اشخاص ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ بلوائیوں نے سابقہ گورنمنٹ کے کئی افسروں کے مکان لوٹ لئے۔ اور لوٹ کے سامان کو بازاروں میں آگ لگا دی۔

دہلی ۱۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے سردار شاہ محمود خاں وزیر حربیہ افغانستان عنقریب بغرض علاج جرمنی [illegible]

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی